باب۔۳۹

شراکت داری

[قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الأشعريين إذا أرملوا في الغزو أو قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في إناء واحد بالسوية فهم مني وأنا منهم،(رواہ البخاری)]

[عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعتق شركا له في مملوك وجب عليه أن يعتق كله إن كان له مال قدر ثمنه يقام قيمة عدل ويعطى شركاؤه حصتهم ويخلى سبيل المعتق،(رواہ البخاری)]

حدیث ۲۳۲۱: رسول اکرمؐ نے مشرقی ساحل کی طرف ۳۰۰ افراد کا ایک لشکر ابو عبیدہ بن جراحؓ کی سربراہی میں روانہ کیا۔ میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ راستے میں جب کھانے پینے کی چیزیں کم ہونے لگیں تو ابو عبیدہؓ نے حکم دیا کہ سب اپنے اپنے توشے ایک جگہ جمع کرلیں۔ چناں چہ صرف ۲ تھیلے کھجور کے جمع ہو پائے، جس سے روزانہ تھوڑا تھوڑا سب کے حصے میں آنے لگا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب صرف ایک کھجور فی کس بانٹا جانے لگا۔ کسی نے اس پر اعتراض بھی کیا لیکن اِس کی قدر اُس وقت معلوم ہوئی جب تمام کھجوریں ختم ہو گئیں۔ جب ہم سمندر کے پاس پہنچے تو ایک بہت ہی بڑی مچھلی ہاتھ آگئی۔ اسے سب نے مل کر ۱۸ دن تک کھایا۔ ابو عبیدہؓ نے حکم دیا کہ اس مچھلی کے کانٹوں سے ایک ایسا محراب بنایا جائے جس کے نیچے سے اونٹ بآسانی گذر جائے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۲۳۲۲: ہم ایک سفر پر روانہ تھے۔ لوگوں کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہونے لگا۔ ہم نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں اب اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت دی جائے۔ اجازت تو مل گئی لیکن فکر یہ لاحق ہوئی کہ یوں اونٹ ذبح کرنا تو مناسب نہیں ہو گا۔ چناں چہ اپنی اس فکر مندی کا اظہار حضورؐ کے سامنے کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ سب سے کہہ دو کہ وہ اپنا بچا ہوا سامان لے کر آئیں اور ایک دستر خوان پر رکھ دیں۔ آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر لوگ (اعجاز نبویؐ سے) اپنے برتنوں میں لپ بھر بھر کر لینے لگے۔ تب آپؐ نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ راوی: سلمہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۳۲۳: (جب سفر پر ہوتے تو) ہم نبی اکرمؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے۔ پھر اونٹ ذبح کیا جاتا، اور اس کا گوشت دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا۔ اور ہم لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھالیتے۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۲۳۲۴: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ "اشعر قبیلہ کے لوگ جہاد میں محتاج ہو جاتے یا ان کے پاس کھانا کم ہو جاتا تو جو کچھ ان لوگوں کے پاس ہوتا وہ ان سب کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے۔ پھر ایک برتن سے سب میں برابر تقسیم کر لیتے۔۔۔ یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں"۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۲۳۲۵: حضرت ابو بکرؓ نے نبی مکرمؐ کا متعین زکاۃ کا یہ قانون مجھے لکھ بھیجا کہ "اگر مال دو آدمیوں میں مشترک ہو تو ان کو زکاۃ، مساوی مساوی ادا کرنی ہوگی"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۳۲۶: ہم ذی الحلیفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ لوگ بھوکے ہونے لگے تو مالِ غنیمت کی بکریوں اور اونٹوں کی تقسیم سے پہلے ہی کچھ جانور ذبح کر دیے گئے اور انھیں پکانے لگے۔ اتنے میں آنحضرتؐ وہاں پہنچ گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ان ہانڈیوں کو الٹ دو۔ پہلے جانوروں کی تقسیم ہوگی پھر انھیں کھانا۔ تقسیم کے قاعدے میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مساوی رکھا گیا۔ تقسیم کے وقت ایک اونٹ بھاگ پڑا۔ اس کو پکڑنا چاہا لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ بالآخر ایک نے اسے تیر مارا تب کہیں جا کر وہ ٹھہر پایا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ چوپائے بھی وحشی ہو جاتے ہیں۔ تم کو تیر مارنا پڑا، تم نے ٹھیک کیا۔۔۔ میرے دادا نے ذبح سے متعلق حضورؐ سے سوال کیا کہ ہمارے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم جانور کو بانس سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں، مگر یہ یاد رکھو کہ انھیں دانت سے کبھی ذبح نہ کرنا کیوں کہ دانت ہڈی ہے۔ اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے (اسے بھی نہ استعمال کرنا)۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۲۳۲۷، ۲۳۲۸: (دو کھجوریں ایک ساتھ نہ کھائیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۲۹۳۔ راویان: ابن عمرؓ اور جبلہؓ۔

حدیث ۲۳۲۹: رسول کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اس (غلام) کی صحیح اور پوری قیمت موجود ہو تو وہ آزاد ہے۔ ورنہ جس قدر آزاد کیا گیا اسی قدر آزاد ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۳۳۰: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے مال سے اس کو پوری آزادی دلائی جائے۔ اگر اس کے پاس

مال نہ ہو تو اس غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی۔ پھر اس غلام سے مزدوری کرائی جائے گی۔ لیکن اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۳۱: آنحضرتؐ نے فرمایا "اللہ کی مقررہ حدود پر قائم رہنے والوں اور اس کا خیال نہ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے، کچھ لوگوں نے ایک جہاز لیا اور چند لوگ بالائی حصے میں اور چند زیریں حصے میں رہنے لگے۔ جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوئی تو وہ اوپر والوں کے پاس پہنچے اور پانی مانگا۔ پھر کہنے لگے کہ اگر ہم نیچے ہی رہ کر جہاز میں ایک سوراخ کر لیتے تو ہمیں تمھارے پاس نہ آنا پڑتا۔۔۔ لیکن (دیکھو!) اگر کہیں وہ واقعی اپنے اس ارادے پر عمل کر بیٹھیں اور کوئی انھیں اس بات سے نہ روکیں تو پھر سب ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔

حدیث ۲۳۳۲: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے قرآن کی آیت، وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ، [یعنی اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمھارے پسندیدہ اور حلال ہوں، دو یا تین یا چار، (النساء:۳)] کی شانِ نزول کی بابت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ آیت ایسی یتیم لڑکی سے متعلق ہے جس کا ولی اس کے مال اور خوبصورتی کے سبب اس سے نکاح تو کرے مگر مہر میں انصاف نہ کرے۔ لہٰذا ایسے سرپرستوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع کیا جن سے وہ انصاف نہ کرسکیں۔ پھر لوگوں نے رسول اکرمؐ سے اس بارے میں سوال کیے تو اللہ تعالیٰ نے (مذکورہ آیت کے حوالے سے) یہ آیت بھی نازل فرمائی، وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ، [یعنی لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپؐ فرما دیجے کہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے، اور وہ احکام بھی سناتا ہے جو قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں اُن عورتوں کے بارے میں جنھیں تم وہ حقوق نہیں دیتے جو ان کے لیے رکھے گئے ہیں، اور پھر یہ بھی چاہتے ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کر لیں، (النساء:۱۲۷)]۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۲۳۳۳، ۲۳۳۴: (شفعہ یعنی مال پر حق): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۰۷۴ اور ۲۱۱۵۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث۲۳۳۵: بیع صَرف سے متعلق نبی اکرمؐ سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا، "دست بدست ہو تو لے لو، لیکن اگر ادھار ہو تو چھوڑ دو۔ راوی: سلیمان بن ابی مسلمؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۳۳)۔

حدیث۲۳۳۶: رسول مکرمؐ نے یہود کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی تھی کہ اس میں وہ محنت اور کاشتکاری کریں گے تو پیداوار کا نصف ملے گا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۷۹)۔

حدیث۲۳۳۷: آنحضرتؐ نے مجھے کچھ بکریاں دیں اور فرمایا کہ انھیں صحابہؓ میں تقسیم کر دوں۔ تقسیم کے بعد ایک سالہ بکری کا بچہ رہ گیا تو میں نے حضورؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا، "اس کی تُو خود قربانی کر لے"۔ راوی: عقبہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۵۴)۔

حدیث۲۳۳۸: میرے دادا عبداللہ بن ہشامؓ کہتے ہیں کہ مجھے میری ماں نے آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ اس سے بیعت لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ابھی چھوٹا ہے، پھر سر پر ہاتھ پھیرا، اور دعا فرمائی۔۔۔ میرے دادا جب بازار جاتے تو ان سے ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ کی ملاقات ہوتی تو وہ میرے دادا سے کہتے کہ غلہ کی خریداری میں ہمیں شریک کر لیں کیوں کہ آپ کے لیے نبی کریمؐ نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ وہ انھیں شریک کر لیتے اور بسا اوقات وہ دونوں اس کا خوب نفع بھی پاتے۔ راوی: زہرہ بن سعیدؒ۔

حدیث۲۳۳۹، ۲۳۴۰: (غلام کی آزادی): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۳۲۹ اور ۲۳۳۰۔ راویان: ابن عمرؓ اور ابوہریرہ۔

حدیث۲۳۴۱: نبی کریمؐ ۴ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے مکہ پہنچے۔ یہاں پہنچنے پر ہمیں حکم ہوا کہ اس کو عمرہ بنالیں اور احرام سے باہر آجائیں۔ اور بیویوں کے پاس جانے کی بھی اجازت مل گئی۔ اس بات کا خصوصی طور پر چرچا ہونے لگا، یہاں تک کہ آنحضرت کو بھی اس بات کی خبر پہنچی۔ آپؐ نے لوگوں سے خطاب فرمایا کہ میں سب سے زیادہ نیکوکار اور اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اگر مجھے یہ بات پہلے معلوم ہوتی تو میں ھدی نہ بھیجتا۔ اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام سے باہر ہو جاتا۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آج کا یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۵۱، ۱۴۶۹، اور ۱۴۷۷)۔

حدیث۲۳۴۲: (مالِ غنیمت کے استعمال سے پہلے اس کی تقسیم مکمل کر لینا ضروری ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۲۶۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔